بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

بدھ، 13 جمادی الاول، 1441ھ | 08/01/2020 | نمبر 1441/36

پریس ریلیز

امریکہ ایف اے ٹی ایف (FATF) کے ذریعے امداد کے نام پر ہماری داخلہ وخارجہ پالیسی کو کنٹرول کررہا ہے۔ اس بین الاقوامی نظام کی غلامی مسترد کرکے ہی حقیقی آزادی حاصل کی جاسکتی ہے

امریکی مطالبات پر گھٹنے ٹیکنے کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے باجوہ-عمران حکومت نے اگلے امریکی مطالبے کے سامنے بھی سرجھکالیا اور قومی اسمبلی سے Mutual Legal Assistance bill 2019 پاس کرلیا۔ یہ بل ایف اے ٹی ایف (FATF) کے مطالبے پر پاس کیا گیا جس کے تحت پاکستان کسی بھی ملک کو پاکستانی شہریوں کے بارے میں ہر طرح کی مجرمانہ سرگرمیوں پر ہر طرح کی قانونی مدد مہیا کرے گا، یہاں تک کہ اگر اس ملک سے پاکستان کا اس نوعیت کا کوئی معاہدہ نہ بھی ہو۔ اس قانون سے عملاً پاکستان کی وزارت داخلہ کو امریکی ایمبیسی اور امریکی وزارت خارجہ کے براہ راست ماتحت کردیا گیا ہے۔ ان امریکی مطالبات کی پیروی بظاہر آئی ایم ایف اور ایف اے ٹی ایف جیسے اداروں کی شرائط کی تکمیل کے نام پر کی جاتی ہے، جو امریکہ اور مغرب کا جنگ عظیم دوم کے بعد دنیا پر اپنی حاکمیت قائم کرنے کے منصوبے کا حصہ ہیں۔ اور ان جیسے اداروں بشمول اقوام متحدہ، ورلڈ بینک، عالمی عدالت انصاف، مختلف کریڈٹ ریٹنگ ادارے، لبرل آزادیوں کے محافظ ادارے اور نام نہاد بین الاقوامی قوانین کے باعث عملاً ہمارے ممالک ان طاقتور ممالک کی چراہ گاہ بن کر رہ گئے ہیں، جو ان اداروں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ کمزور ممالک کی خود مختاری ایک مذاق بن چکی ہے، حتیٰ کہ یہ طاقتور ممالک، ان بین الاقوامی اداروں کی آڑ میں ہمارے لیے قوانین ربڑ سٹیمپ کی طرح قومی اسمبلی سے منظور کرواتے ہیں، وگرنہ پابندیوں اور بلیک لسٹ کرنے جیسی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یوں باجوہ–عمران جیسی کٹھ پتلی حکومتیں با آسانی قومی خود مختاری کی نیلامی کا جواز مہیا کرتیں ہیں۔ اس عالمی نظام کے سامنے سرجھکا کر ان حکمرانوں نے ہمارے تمام معاملات کسی چوں چراں کے بغیر کافر استعمار کے حوالے کردیئے ہیں۔

ریاستوں کے اوپر کسی بھی قسم کے قانون یا بین الاقوامی اداروں کی موجودگی بذات خود مغرب کے اپنے خود مختار قومی ریاستوں کے تصور کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ ایسے عالمی ادارے جن کے پاس اپنے قوانین نافذ کرنے کی قوت ہو، وہ سپر سٹیٹ کی حیثیت اختیار کرلیتے ہیں جس کے سامنے تمام ریاستوں کی حیثیت نیم خود مختار صوبوں کی سی ہوتی ہے۔ ریاستیں صرف دوسری ریاستوں کے ساتھ باہمی معاہدوں کی پابند ہوسکتیں ہیں، یا اخلاقی حیثیت میں ایسی بین الاقوامی روایات کی جس کی خلاف ورزی پر ان کی ساکھ اور ان کے حوالے سے رائے عامہ خراب ہو جیسے سفیروں کا قتل وغیرہ۔ اسلام کافر اتھارٹی کے سامنے جھکنے کو حرام قرار دیتا ہے، جس کی مسلمانوں کو ہرگز اجازت نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا؛ ((وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا)) **"اور اللہ نے ہرگز کفار کو مومنین پر کوئی غلبہ عطا نہیں کیا ہوا"** (سورہ النساء: 141)۔ حتیٰ کہ جس 'حلف الفضول' معاہدے کی توثیق کی خواہش رسول اللہ ﷺ نے بعد از نبوت فرمائی، اس طرح کے کسی معاہدے میں بھی کسی کافر اتھارٹی کے نیچے کام کرنے کی اجازت نہیں۔

دنیا ظلم سے بھر چکی ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں قائم ایک ایسے بین الاقوامی نظام کے قیام کا وقت آچکا ہے جو دنیا کو دوبارہ اسلام کے عدل کے نور سے منور کرے۔ اور مسلمانوں کے علاوہ کون ہے جو اس اعزاز کا مستحق ہے اور دنیا کو اس ظالمانہ نظام سے چھٹکارا دلا سکتا ہے۔ آج پاکستان کی افواج میں موجود چند مخلص افسران سلطان محمد فاتح کی بہادری، ویژن اور باریک بینی سے منصوبہ بندی کرنے کی عادت کی پیروی کرکے اس نظام کا تختہ الٹ کر خلافت قائم کرسکتے ہیں۔ سلطان محمد فاتح رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے مستحق ٹھہرے۔ تو افواج پاکستان میں ان کے نقش قدم پر چلنے والے کون ہیں جو رسول اللہ کی خلافت کے دوبارہ قیام کی بشارت کو پورا کرنے کے اجر کو سمیٹیں گے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

ویب: www.hizb-pakistan.com انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 ای میل: HTmediaPAK@gmail.com
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK01 ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
https://anchor.fm/HTmediaPAK: پوڈکاسٹ +967 713 645 449 :واٹس ایپ نمبر

حزب التحریر آفیشل ویب پیج
http://www.hizb-ut-tahrira.org:
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج
http://www.hizb-ut-tahrir.info: